

آسمان کے دن زمین پر

نمبر 3425

ایک منادی

شائع ہوئی: جمعرات، 24 ستمبر، 1914

بیان ہوا از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

مقام: میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیونگٹن

بوقت شام یوم خداوند، 23 ستمبر، 1866

"جیسے آسمان کے دن زمین پر ہوں"

استثنا 21:11 —

جیسے یہ عبارت اصل میں لکھی گئی، ویسے یہ فقط عمر کی درازی اور اُس بقا کی مدت کی طرف اشارہ کرتی ہے جو خُدا نے اپنے فرمانبردار اسرائیل کو وعدہ کی تھی۔ اگر وہ اُس کے اُنین پر چلتے، تو بادشاہی پشت در پشت قائم رہتی، بے انتہا، "جیسے آسمان کے دن زمین پر ہوں"۔ لیکن مجھے یوں دکھائی دیتا ہے کہ یہ فقرہ، اگرچہ اُس وقت اور مفہوم میں استعمال ہوا، پھر بھی اسے کہیں وسیع تر معنوں میں برتنا چاہیے، بلکہ برتنا لازم ہے، یعنی اُن مبارک گھڑیوں کے لیے جو ہم پر وارد ہوئیں جب خُداوند نے اپنے تئیں ہم پر ظاہر کیا، اور جو ہمارے لیے "آسمان کے دن زمین پر" کے مانند تھیں۔

لیکن کیا یہ بیان مبالغہ نہیں؟ کیا یہ حد سے زیادہ نہیں؟ اے بھائیو، میں نہیں سمجھتا۔ کبھی آسمان کے دن زمین پر بالفعل واقع ہوئے تھے۔ زمین کا ہر دن آسمان کا دن تھا، اُس وقت، جب تک ہمارے اولین والد نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنے مالک کا حکم نہ توڑا۔ جب وہ عدن کے باغ میں پھرتا تھا، بَدِیْقَل کی لہروں کے کنارے یا فرات کے بہاؤ کے ساتھ جو سونے کی ریت پر روانی سے بہتا تھا؛ جب وہ سورج کی گرمی سے سایہ دار درختوں تلے آرام کرتا، اور کشادہ دل پھل کو توڑ کر کھاتا—اُس وقت خُدا اُس کے ساتھ بطور ہمسفر رہتا، اور اپنے محبوب مخلوق پر اپنے تئیں ظاہر کرتا۔

وہ واقعی آسمان کے دن زمین پر تھے! نہ کوئی جھگڑا، نہ گناہ، نہ غم—سب کچھ خوشی و مسرت سے بھرا ہوا تھا۔ ایسا دکھائی دیتا تھا گویا یہ جہان خُدا کے عظیم گھر کی فقط ایک کوٹھڑی ہے، باپ کے گھر کے کئی مساکن میں سے ایک؛ جلال کی پیش دہلیز، آسمان کے دروازے، گویا مالک کے محل کی زمین منزل، جو ابر سے بھی بلند طبقوں تک پہنچتی تھی۔

اور ہم جانتے ہیں، شیریں پیشین گوئیوں سے—جو جتنی شیریں ہیں اتنی ہی یقینی بھی—کہ پھر بھی آسمان کے دن زمین پر لوٹ آئیں گے، اور وہ فقط لمحاتی نہ ہوں گے بلکہ دوام پذیر ہوں گے۔

وہ جو زیتون کے پہاڑ سے آسمان پر اُٹھایا گیا، ویسے ہی پھر آئے گا جیسے اُسے اُٹھتے دیکھا گیا، اور جب وہ آئے گا، تب وہ اپنے لوگوں کے درمیان سلطنت کرے گا۔ اور ہم اُس جلالی سلطنت کا ذکر بڑی مُشتاقی اور خوشی سے کرتے ہیں۔ نہ کوئی جھگڑا مسیح کی بادشاہی کو پریشان کرے گا، نہ اُس وقت کوئی غم ہو گا؛ وہ خود جنگی خود کو بے کار جان کر زرہ بکتر کو دیوار پر ٹانگ دیں گے، اور جنگ کرنا ترک کریں گے—سلامتی کے دن! ایک ہزار سالہ زمانہ! امن دریا کی مانند، اور صداقت سمندر کی لہروں کی مانند؛ کیونکہ وہ زندہ رہے گا، اور شہادہ کا سونا اُسے دیا جائے گا، اور اُس کے لیے بلا ناغہ دعا کی جائے گی، اور ہر روز وہ ستایا جائے گا۔

ہم اپنے خُداوند کی آمد کی راہ دیکھ رہے ہیں، اُس کے لیے دعا کر رہے ہیں، آرزو رکھتے ہیں کہ جب وہ آئے، ہم محنت اور انتظار کی حالت میں پائے جائیں—اور جب وہ آئے گا، تب بعینہ، ایک طویل مسلسل سلسلہ ہوگا آسمان کے دنوں کا زمین پر۔

لیکن، اے پیارو، ماضی کا سوگ منانا زیادہ فائدہ نہیں دیتا، اور اگرچہ مستقبل کی امید رکھنا نہایت نافع ہے، تو پھر حال کا ہم کیا کہیں؟

میری دانست میں، حال بھی بعض ایسی خوشیوں سے خالی نہیں جو اس متن کی مانند کہلائی جا سکتی ہیں۔

میرا پہلا کام یہ ہوگا کہ اُن دنوں کا ذکر کروں جو فی الحقیقت آسمان کے دن زمین پر کہلانے کے لائق ہیں؛ پھر، دوم، اس سوال کا جواب دوں گا کہ ہم انہیں زیادہ کثرت سے کیوں نہیں پاتے؛ اور سوم، یہ ظاہر کروں گا کہ ہم انہیں زیادہ حاصل کرنے کے لیے کون سی بہتر راہیں اپنا سکتے ہیں۔

—پس اول تو، اگرچہ آدمی رنج کے لیے ہی پیدا ہوا ہے، تاہم

ہمارے پاس نہایت مُبارک و مُسرت بھری گھڑیاں موجود ہیں—یعنی آسمان کے دن زمین پر : اور ان میں سے پہلا دن وہ ہے جب ہم پہلی بار یسوع کی طرف دیکھتے ہیں اور اپنے گناہوں سے خلاصی پاتے ہیں۔

—جیسا کہ ہمارے احيائے دلی کے ترانوں میں گایا گیا ہے

!مبارک دن! مبارک دن"
"جب یسوع نے میرے گناہوں کو دھو ڈالا۔"

وہ طویل عرصہ توبیخ، غم کی خزاں رسیدہ اور افسردہ جاڑا، ہمارے ربائی کے دن کو اور بھی شادمان و درخشاں بنا دیتا ہے، جیسے مسافر کی پیاسے، ریتیلے بیابان کے بعد نخلستان کی سبز و شادابی زیادہ نمایاں معلوم ہوتی ہے۔ ہماری زندگی کے سفر میں وہ پہلا دن، جب ہم نے مسیح کو پہچانا اور اُس کے وسیلہ سے صلح پائی، ایک خاص سبزہ زار اور مبارک مقام ہے۔ ہم اُسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ہم میں سے بعض کو اپنے ایمان لانے کا وقت اور مقام نہایت واضح یاد ہے۔ وہ دن جب ہم نے یسوع کی طرف نگاہ کی، آج بھی ہمارے دل پر اسی طرح تازہ ہے جیسے ابھی وقت کے خزانے سے نئی تراشی گئی ہو۔

دوسرے ایام کی نقش و نگاری مٹ چکی ہے۔ شاید ہمیں اپنے یوم ولادت تک یاد نہ ہوں، جب تک اُن میں کچھ غیر معمولی نہ ہو، لیکن وہ دن، اگر ہم حتیٰ کہ متوسلح کی عمر کو بھی پہنچ جائیں، تب بھی یاد رہے گا، اور ہم اُسے اپنی حقیقی پیدائش کا دن شمار کریں گے، وہ دن جب ہم نے واقعی جینا شروع کیا، کیونکہ اس سے پہلے سب کچھ محض موت تھا۔

اے عزیزو، کیا تمہیں اُس دن کی بے پایاں شادمانی یاد ہے؟ وہ سب کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے، لیکن ہم میں سے بعض کے لیے وہ خوشی اس قدر لبریز تھی کہ ہم اُسے سنبھال نہ سکتے تھے۔ ہم سمعون کی مانند ہو گئے تھے، جب اُس نے خُداوند کو دیکھ کر کہا، "اے خُداوند، اب تُو اپنے بندہ کو سلامتی سے رخصت کرتا ہے۔" ہم نے خُدا سے کوئی شرط نہ رکھی، ہم کسی تہ خانے میں سڑنے یا کسی شفا خانے کے بستر پر تڑپنے کو بھی راضی ہو جاتے، کیونکہ ہم نے مسیح کو پا لیا تھا، ہمیں اُس کے سوا کچھ درکار نہ تھا۔ اُس دن ہم جہنم کے دروازوں کا بھی سامنا کر سکتے تھے، شیطان خود بھی ہمارے نغمہ سرائی کو موقوف نہ کر سکتا، کیونکہ ہماری شادمانی اس قدر زور آور تھی۔ ممکن ہے دوسروں نے بھی ہمارے چہروں پر اُس خوشی کو دیکھا ہو اور پوچھا ہو کہ یہ کیسی شادمانی ہے، اور اُنہوں نے سیکھا ہو کہ خُداوند نے ہمارے لیے بڑے کام کیے ہیں، جن کے سبب ہم خوش تھے۔

آہ! کاش آج کی شام تم میں سے کچھ لوگ نجات دہندہ کو پا لیں! شاید تم یہاں اُسے ڈھونڈتے نہ آئے ہو، لیکن تم اُسے چاہتے ہو۔ شاید تم اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے دل پر محسوس کر رہے ہو، تمہارا جرم تمہارے شانے پر بھاری ہے۔ میری دعا ہے کہ تم مسیح کی صلیب کی طرف نگاہ کرو، اور اگر ایسا کرو گے، تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی جو تمہارے بوجھ کو تمہارے پیٹھ سے باندھے ہوئے ہے، اور تم آزادی پا کر خوشی سے اُچھل پڑو گے۔

صلیب پر مصلوب کی طرف ایک نگاہ میں زندگی ہے، اور اُس زندگی کے ساتھ ایسی شادمانی کا سیلاب آتا ہے کہ اگر تم جب گھر واپس پہنچو، تو ممکن ہے تم گانا شروع کر دو، اگرچہ وہاں کچھ ایسے ہوں جو تمہاری شادمانی میں شریک نہ ہو سکیں۔ وہ زمین پر آسمان کے دنوں میں سے ایک ہوتا ہے، جب کوئی جان مسیح پر اپنا لنگر ڈالتی ہے، اور کہتی ہے، "اب مجھے آرام ملا، اب بدی آرام"

تاہم یہ نہ سمجھا جائے کہ یہی واحد موسم ہے، کیونکہ اکثر، بہت اکثر، مومن کے لیے سکون اور اطمینان کے دن بھی زمین پر آسمان کی مانند ہوتے ہیں۔ کیا تم نے اپنے دل میں وہ خاموشی محسوس نہیں کی، جب فکریں جاتی رہیں، شکوک بھاگ گئے، مصیبتیں فراموش ہو گئیں، سب کچھ اندر سے ایسا پُر امن ہو گیا کہ نہ تمہیں کوئی تمنا رہی، نہ کوئی خواہش، اور نجات دہندہ کی محبت میں شادمان ہو کر تمہیں دنیا کی کچھ پرواہ نہ رہی—تم ایک چھوٹے بچے کی مانند ہو گئے؟

تم نے صبح کو بیدار ہو کر ایک عجیب سی خوشی محسوس کی، کوئی جوش نہ تھا، نہ ہی احساسات کی بہتات، مگر پھر بھی ایسا پر امن اطمینان تھا کہ تم اپنے حال کو کسی بادشاہ کے تخت کے ساتھ بھی نہ بدلتے۔ تمہیں کام پر جانا پڑا، جہاں کئی آزمائشیں تھیں، مگر تم آزرده نہ ہوئے، تم نے سب کچھ نظر انداز کر کے اپنا دن مسیح کے ساتھ باتیں کرتے گزارا—تمہارے ہاتھ زمین پر مشغول تھے، مگر دل آسمان میں مصروف، تمہارا خزانہ آسمان پر تھا اور تمہارا دل بھی وہیں۔ یہ کیفیت سارا دن قائم رہی، اور شاید رات کو خانوادگی قربان گاہ پر جب تم نے دعا کی، تو دوسروں نے محسوس کیا کہ تمہاری دعا کتنی میٹھی تھی، اور اگر اُنہوں نے نہ بھی محسوس کیا ہو، تو تمہیں یاد ہو گا کہ جب تم بالا خانے میں گئے اور اپنے بستر پر گرے، تو کیسا پُر امن سکون تم پر تھا، اور جب تم رات کو جاگے، تو پایا کہ اب بھی خُدا تمہارے ساتھ ہے۔

ہم میں سے بعض نے کئی ایسے زمانے گزارے ہیں، اور کبھی یہ کیفیت بفتوں جاری رہی ہے، لیکن زیادہ تر یہ لمحے بہت جلد آ کر چلے جاتے ہیں، اور اکثر اوقات یہ فرشتوں کی آمد کی مانند ہوتے ہیں، کم اور نایاب، مگر ہم نے ان سے اتنا کچھ چکھا ہے کہ اُس مبارک کنارہ کی جھلک پا چکے ہیں، جہاں ہمیشہ کے لیے سلامتی ہے، جہاں کبوتر اپنا آشیانہ بناتا ہے اور کبھی تنگ نہیں کیا جاتا، جہاں مصیبت کی کوئی موج اُس ابدی آرام کے سمندر پر نہیں اُٹھتی، جہاں فرشتے لگاتار خُدا کی حمد گاتے ہیں۔

اور وہاں کوئی آہیں نہیں جو اُن کے سرافیمی نعمات کی لے کو بگاڑ دیں۔ ہاں، وہ خاموشی اور سلامتی کے دن زمین پر آسمان کے دنوں کی مانند تھے۔

اور ہم اس سے بھی آگے بڑھ چکے ہیں۔ بہت سے ایماندار ایسے دنوں کو یاد کرتے ہیں جب اُن کے دل ستائش سے بھرے ہوئے تھے۔ کیا تمہیں ایسے دن یاد نہیں جب تمہاری رُوح صرف خدا کی حمد میں مصروف تھی؟ میرا مطلب یہ نہیں کہ تم نے بازاروں —یا جمعوں میں گایا ہو، بلکہ تمہاری رُوح مسلسل نغمہ سرا رہی تھی—تمہاری دُعا قبول ہو چکی تھی، اے میری جان! تُو سر میں ہو جیسے داؤد کا بربط،
 "اجس سے نکلے گہری گمبیر آہنگ میں حمد کے سُر"

تم چاہتے تھے کہ سب کو بتاؤ کہ تمہارے خدا نے تمہارے لیے کیا کچھ کیا ہے، اور جب موقع ملا، تم نے خُداوند کی نیکی کو "بیان کیا، اور لوگوں کو بلایا کہ "چکھو اور دیکھو کہ خُداوند کیسا نیک ہے۔
 تم مریضوں کی عیادت کو گئے، اور اگر انہوں نے شکایت کی، تو تم نے اُن کے شکوے کو موقوف کیا، کیونکہ تم خود اتنے خوش تھے کہ کسی شاکی رُوح سے ہمدردی کرنا بھی دشوار تھا؛ اور جب تم خُدا کے گھر کی جماعت میں شریک ہوئے، اور انہوں نے شادمانی کے نعمات گائے، اور جب اُن کی حمد کی صدائیں گرج دار آوازوں کی مانند اُٹھیں اور دیواریں گونج اُٹھیں، اُہ! اوہ لمحے کیسے مبارک تھے

بے شک، میں مبالغہ کیے بغیر کہتا ہوں، کہ میں نے بعض اوقات اسی مکان میں، جب ہم خُدا کی مدح سرائی میں مصروف تھے، ایسا محسوس کیا جیسے آسمان میں ہونا اس سے کچھ زیادہ بہتر نہ ہوگا کہ خُدا کے لوگوں کے درمیان ہو کر تمام دل کے ساتھ اُس کی حمد گاؤں۔ کبھی ہم نے سُرور کی سیڑھی چڑھتے چڑھتے آج تک رسائی پائی، اور ایسا لگا گویا یعقوب کی سیڑھی کے آخری زینے پر قدم رکھا ہو، اور اب ہم آسمان میں داخل ہونے ہی والے ہوں۔
 اے ستائش کے بابرکت دن! ہم تمہیں کبھی نہ بھولیں گے، کیونکہ تم واقعی "زمین پر آسمان کے دن" تھے۔ مسیح کو پانے کے دن، سلامتی کے دن، ستائش کے دن، یہ سب "زمین پر آسمان کے دنوں" کی مانند ہیں۔

تاہم مسیحی کی زندگی کے منتخب ترین ایام میں سے وہ دن بھی ہیں جن میں وہ اپنے آپ کو خُدا کی حضوری میں معزز پاتا ہے، جب کوئی جان اُس کے وسیلے سے نجات پاتی ہے۔ یہی ہیں زمین پر آسمان کے دن۔
 میں چاہوں گا، اگرچہ ممکن نہیں، کہ یہ جان سکوں کہ ہم میں سے کتنے، جو خُدا کے فرزند ہیں، رُوحانی ماں باپ بھی ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اس کا حساب لیا جائے، تو ہم میں بہت کم ایسے نکلیں گے جو اس خدمت میں مستعد ہوں، اور یہ بات ہمارے حق میں باعثِ فخر نہ ہو گی۔ ہر ایماندار کو چاہیے کہ اپنی زندگی کا یہ ایک عظیم مقصد بنائے، بلکہ اگر ممکن ہو تو سب سے بڑا مقصد، کہ وہ اوروں کو یسوع مسیح کے وسیلے سے خُدا سے صلح کرائے۔

اب، چونکہ تم میں سے بعض نے کبھی اس کام کو آزمایا نہیں، میں چاہتا ہوں کہ تمہیں خُدا کی طرف سے اُس مٹھاس بھرے اجر کی خبر دوں جو وہ اپنے خادموں کو دیتا ہے۔
 اُہ! میرے عزیز شہر کے مشنری، تمہیں مجھے اپنی محنتوں کی تفصیل دینے کی ضرورت نہیں، اُن غریبوں، ننگوں، اور ناپاکوں میں تمہاری کوششیں سچ ہیں، مگر ایک بات ہے جو میں تم سے سننا چاہتا ہوں—جب تم کسی پست گناہ گار سے ملے جسے تم نے ذلت کی گہرائی سے کھینچ نکالا، اور تم نے ایک تبدیلی شدہ دل کی آنکھ میں شکرگزاری کا آنسو چمکتا ہوا دیکھا—کیا تم نے محسوس نہ کیا کہ تمہاری تمام مشقتوں کا صلہ تمہیں مل گیا؟
 اگر تم یہ نہ کہہ سکتے، تو تم سچے مشنری نہیں ہو۔

اور میرے عزیز بھائی خادم، تم مجھے واعظ کی مشقت کی شکایت نہ دو، اُن لوگوں کے سامنے سچائی ظاہر کرنے کی کوفت جو اُسے سننا ہی نہیں چاہتے—ہم ان باتوں سے بخوبی واقف ہیں؛ لیکن مجھے یہ بتاؤ، جب تم نے سنا کہ کوئی توبہ کرنے والا مسیح کے پاس آیا، اور کہا گیا، "دیکھو، وہ دُعا کرتا ہے!"، تو کیا تم نے یہ محسوس نہ کیا کہ تمہاری ساری تکلیفوں، بلکہ اُس سے دس گنا زیادہ مشقتوں کا بھی تمہیں اجر مل گیا؟

اگر کوئی شخص ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے، اور ہر ٹکڑا کھال اُتار کر سولی پر چڑھا دیا جائے، تو بھی یہ سب کچھ سہنا اُس کے لیے لائقِ برداشت ہے، بشرطیکہ وہ ایک جان کو مسیح تک لا سکے؛ کیونکہ اگر یسوع مسیح نے ایک جان کے فدیہ کے

لیے ناقابلِ بیان تکالیف برداشت کرنا مناسب جانا، تو اُس کے کسی بھی پیروکار کے لیے بھی لازم ہے کہ وہ بھی ویسی ہی تکالیف سہنے کو تیار ہو، اگر یہی گناہ گاروں کو اُس کے پاس لانے کا وسیلہ ہو۔

سن لو، میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ ایسی شادمانی کی کوئی نظیر نہیں۔ جب کوئی تائب کہتا ہے، "مبارک ہو خُدا کا، کہ میں پہلے اپنے بدکردار اعمال کے سبب اُس سے دُور تھا، لیکن میں نے وہ سچائی سنی جو تُو نے منادی کی، میں نے تیرے ساتھ جماعتی دعا میں شرکت کی، اور اُس دعا نے میرے دل کو چیر دیا، مجھے نور ڈالا، اور پھر اُسی نے مجھے تاریکی سے نکال کر مسیح کے عجیب نور میں لے آیا، اور مبارک ہو خُدا کا، میں نجات پا گیا ہوں"۔ آہ! اُس شادمانی جیسی کوئی شادمانی نہیں، اور وہ شخص جسے ایسی کئی جانیں مزدوری کے طور پر بخشی جائیں، ضرور زمین پر آسمان کے دنوں سے بہرہ یاب ہو گا۔

پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ بہت سے خاندان ایسے بھی ہیں جنہوں نے یہ شادمانی اُس وقت محسوس کی، جب وہ خود تبدیلی کا وسیلہ نہ تھے، بلکہ وہ جو مدتوں سے اُس تبدیلی کے لیے دعاگو رہے تھے۔

اے یوحنا، تیری نیک ماں، اگر تُو آج کی رات نجات یافتہ ہو کر گھر لوٹے، تو وہ ناقابلِ بیان خوشی سے معمور ہو جائے گی۔ اُس پیاری ماں نے کئی برسوں سے تیرے لیے دُعا کی ہے۔ جب تُو گہوارے میں تھا، اُس نے تجھ پر آنسو بہائے؛ جب تُو لعنت اور کفر بکتا تھا، اُس نے تجھ پر دعا کی؛ اور شاید وہ کبھی کبھی اندیشہ کرتی ہے کہ وہ قبر میں اُتر جائے گی اور اپنے بیٹے کو خُداوند میں داخل ہوتا نہ دیکھے گی؛ لیکن اگر وہ سنے کہ تُو نجات پا گیا ہے، تو اُس گھر میں زمین پر آسمان کا دن ہو گا۔

کتنے گھر انے ایسے ہیں جہاں شوہر کی تبدیلی نے ایک چھوٹے جہنم کو چھوٹے آسمان میں بدل دیا! تم جانتے ہو بچے باپ سے کیسے ڈرتے ہیں۔ وہ جلدی سے اوپر جا کر سوتے ہیں کیونکہ باپ نشے میں آتا ہے، اور وہ بیجاری ماں کتنی اذیت اُٹھاتی ہے۔ شاید گھر میں تھوڑا سا سامان ہو، مگر اُسے یہ اندیشہ رہتا ہے کہ کسی بھی لمحے وہ رہن رکھوا کر حرام مشروب کے لیے بیچ دیا جائے گا، اور وہ دائمی خوف و غلامی میں جیتی ہے۔

لیکن ایک رات وہ شوہر کچھ سنجیدہ سا ہو کر گھر لوٹتا ہے۔ کہاں گیا تھا وہ؟ آہ! وہ کسی عبادت گاہ میں گیا تھا۔ جانتے ہو، اُس عورت کو اُس رات نیند نہیں آتی، اُمید کے مارے جاگتی رہتی ہے۔ اُسے اُمید ہوتی ہے کہ شاید اب اُس میں تبدیلی آ جائے۔ اور جب وہ اُسے اگلی صبح نہا دھو کر دیکھتی ہے، اور سنتی ہے کہ وہ اُسی مقام عبادت کی طرف جا رہا ہے، تو اُس کا دل شادمانی اور اُمید سے دھڑکنے لگتا ہے، اور وہ نہایت اخلاص سے دعا کرتی ہے کہ اُس کا شوہر ایک نئی مخلوق بن جائے۔

اور جب وہ گھر آ کر بیٹھتا ہے، اور اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں، اور وہ کہتا ہے، "بیوی، ہم نے کبھی مل کر دعا نہ کی، تُو جانتی ہے کہ میں تیری دعاؤں کی سوچ بھی برداشت نہ کرتا تھا، مگر اب سب کچھ بدل چکا ہے؛ کتابِ مقدس لے آؤ، دیکھیں کیا ہم آج رات مل کر دعا نہ کر سکتے"۔ تو وہ دن واقعی زمین پر آسمان کا دن ہوتا ہے۔

ماں کو اپنے بیٹے کی نجات میں شادمانی ہے، بیوی کو شوہر کے ایمان لانے میں خوشی ہے، اور شوہر بھی جب اپنی بیوی کو مسیح میں پاتا ہے تو اُس کی خوشی بھی بے حد ہوتی ہے۔ کچھ شوہر ایسے بھی ہیں جنہیں بے دین بیویوں سے سخت تکلیف ہے، مگر انہوں نے بار بار دُعا کی ہے، اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ نہ تھکیں، نہ بددل ہوں، نہ دعا چھوڑیں۔ وہ خُداوند جس نے انہیں برکت دی ہے، اُن کی بیویوں کو بھی برکت دے سکتا ہے۔ انتظار کرو، کبھی ہار نہ مانو، جب تک سانس ہے اور دعا کا میدان باقی ہے، اُن کے لیے دعا کرتے رہو؛ اور جب وہ نجات پائیں گی، تو ایسی شادمانی ہو گی جو ناقابلِ بیان اور جلال سے معمور ہو۔ یہی تو ہیں زمین پر آسمان کے دن۔ even on earth—گی

میں سمجھتا ہوں کلیسیا نے بھی کبھی کبھی ایسے دن دیکھے ہیں۔ تم میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں اس کا کچھ علم نہیں، نہ تم مسیح کے لیے خدمت کرتے ہو، نہ رُوحوں کے لیے دعا کرتے ہو، نہ اُن کے لیے دل میں بوجھ رکھتے ہو؛ لیکن اگر مناسب ہوتا تو میں اُسی مجمع سے چند اشخاص کو چُن لیتا جو ان باتوں سے خوب واقف ہیں، کیونکہ خُدا نے انہیں ایک تڑپتا ہوا دل اور رقیق رُوح دی ہے، جو اوروں کے غم پر اشکبار ہوتے ہیں، اور دوسروں کے گناہوں پر توبہ کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً جانتے ہیں کہ زمین پر آسمان کے دن ہوتے ہیں۔ وہ دردِ زہ میں ہوتے ہیں، اِس لیے وہ اُس ماں کی خوشی سے واقف ہوتے ہیں جو اپنی مشقت کو بھول جاتی ہے، کیونکہ اُس کے ہاں ایک مردِ فرزند پیدا ہوا۔

لیکن میں جلدی کرنی چاہتا ہوں، کیونکہ اور بھی دن ہیں۔

اے عزیزو، ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ایماندار بھائیوں کی رفاقت بھی اکثر زمین پر آسمان کے دن لے آتی ہے۔ میں کچھ ایسی کلیسیاؤں کو جانتا ہوں جہاں کلیسیا میں جتنے مرد رُکن ہیں، اتنی ہی جماعتیں موجود ہیں، جہاں نہ محبت ہے، نہ اتحاد، نہ شفقت، نہ ایمان کے لیے کشمکش، بلکہ صرف اقتدار اور مرتبہ کے لیے جھگڑے ہیں۔ وہاں کبھی زمین پر آسمان کے دن نہیں ہوتے۔

لیکن جہاں ایماندار ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، وہاں آسمان کی شبیم اُترتی ہے۔ کچھ مسیحی ایسے ہیں جو تمہارے اتحاد پر رشک کرتے ہیں۔ درجنوں بار ایسا ہوا کہ جب میں نے اُن ممبران کو خوش آمدید کہا جو پہلے ایسی کلیسیاؤں سے وابستہ تھے —جو بٹ چکی تھیں، تو اُنہوں نے کہا

”یہاں مجھے کامل آرام ملے گا“

جب کہ اوروں کی آمد و رفت رہے؛

”نہ کوئی اجنبی، نہ کوئی مہمان

”بلکہ اُس گھر کا سا بچہ بن کر رہوں گا۔“

اور میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہتوں نے یہاں ایک ٹھہرا ہوا آرام پایا ہے، اور خُدا کے لوگوں کی رفاقت میں تم نے یہ محسوس کیا ہے کہ تم سرسبز چراگاہوں میں بٹھائے گئے ہو، اور آرام دہ پانیوں کے کنارے لے جائے جاتے ہو۔ تنہا مسیحی بہت سی تسلیوں سے محروم رہتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ وہ مسیحی جو ہر وقت صحبت کے لیے باہر کے لوگوں میں جاتے ہیں، اُس سے بھی زیادہ محروم ہوتے ہیں؛ لیکن وہ جو چند چُنے ہوئے عزیزوں کو رکھتے ہیں، جن سے وہ محبت رکھتے ہیں، جن کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں، اور جن کے ساتھ وہ پاک شراکت سے لذت اُٹھا سکتے ہیں، وہ یقیناً ایسے کئی دن پاتے ہیں۔

میں اعتراف کرتا ہوں کہ اکثر میں سونا نہیں چاہتا جب میرے چند محبوب دوستوں کے ساتھ بہتر باتوں پر گفتگو ہو رہی ہو، اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ہمارے ہاتھ میں ہوتا، اور اگلی صبح کام پر نہ جانا ہوتا، تو ہم گھڑی کو نصف شب سے بھی آگے لے جاتے، کیونکہ صحبت اور گفتگو اتنی شیریں تھی کہ ہم جدا ہونا نہ چاہتے تھے۔

جب یسوع مسیح گفتگو کا موضوع ہو، تو تھکن کا کوئی اندیشہ نہیں، اور جب وہ جو اُسے جانتے ہیں اُس کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو اُن کے کلام میں ایسی تازگی ہوتی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ وہ بولتے جائیں اور ہم اُنہیں سنتے رہیں۔

اے مسیحی رفاقت، تو کیسی شیریں ہے! اور اگر کوئی مسیحی خاندان میں جا کر رہے، اور اُس میں بسے، تو وہ کیسا مبارک!

اور خوشگوار ٹھکانہ ہوتا ہے

کچھ خاندان ایسے ہوتے ہیں جہاں باپ سخت گیر، تَنَد مزاج، اور خود پسند ہوتا ہے، گویا دنیا میں کوئی اُس کے سوا لائق توجہ نہیں، اور وہ حاکمانہ سلوک کرتا ہے۔ کچھ گھروں میں ماں چڑچڑی، بات بات پر بھڑکنے والی ہوتی ہے، اور وہاں کچھ دیر خوشی قائم نہیں رہتی۔ کہیں ایک لاپرواہ، بے پرواہ عورت ہوتی ہے، جو نہ گھر کی پرواہ کرتی ہے، نہ صفائی کی، بلکہ ہر وقت غیبیت و گفتگو میں مشغول رہتی ہے۔

ایسے گھروں میں زندگی گزارنا گویا اذیت میں رہنا ہے؛

لیکن اگر تم ایسے گھروں میں جا پڑو، جیسے میں نے کچھ دیکھے ہیں، جہاں باپ گھر کا حاکم ہو کر بھی محبت سے حکمرانی کرتا ہے، ماں اپنی جنس کے لیے ایک نمونہ ہو، بچے فرمانبردار، مگر خوش و آزاد ہوں، جہاں نوکر اپنے اقا کے معاملات میں دلچسپی رکھتے ہوں کیونکہ اقا اُن کے معاملات میں دلچسپی رکھتا ہے—تو وہ گھر گویا زمین پر ایک چھوٹا آسمان ہے۔

ایسے گھر میں انا برکت کا باعث ہے، کیونکہ تم وہاں محسوس کرو گے کہ واقعی یہ ”زمین پر آسمان کے دن“ ہیں۔

اور جب تم نوجوان شادی کرو، تو میری تمنا ہے کہ تم ایسے ہی گھر بساؤ، اور تمہارا مقصد ہو کہ تمہارے گھر ایسے ہوں جہاں لوگ رہنا چاہیں۔

میں چاہوں گا کہ تمہارے گھر اُس سُر تھامس ابنی جیسے ہوں، جہاں ڈاکٹر واٹس صرف چند دنوں کے لیے ٹھہرنے آئے، مگر چھبیس برس وہیں مقیم رہے—وہ گھر چھوڑنے کے لائق نہ تھا۔

”تمہارے گھر ایسے ہوں کہ جب نیک لوگ آئیں، وہ کہیں، ”یہی وہ جگہ ہے جہاں ہمیں آرام ملتا ہے۔“

خدا کرے تمہیں ایسے گھروں میں ”زمین پر آسمان کے بہت سے دن“ نصیب ہوں۔

اور اب آگے چلتے ہیں—یقیناً سب سے اعلیٰ اور برتر تجربہ مسیح کے ساتھ قریبی شراکت میں پایا جاتا ہے۔

مسیح کے قریب آنے کی ایک ایسی قربت ہے، جس کا بیان جسمانی کانوں کے سامنے گویا موتیوں کو سوروں کے آگے ڈالنا ہے۔ ایک پوشیدہ اور پُر اسرار تعلق ہے جو زمین اور آسمان کے درمیان جاری رہتا ہے، جسے سلیمان نے غزل الاغانی میں رمز و اشارہ سے بیان کیا، اور جس سے مقدسین لطف اندوز ہوئے، مگر جسے کوئی زبان مکمل طور پر بیان نہیں کر سکتی—ایسا اطمینان جو محض آسمان کی مانند ہی نہیں بلکہ خود آسمان ہے، وہ آسمان کا ایک حصہ ہے جو ہمیں زمین پر عطا ہوا ہے۔

یہ کسی جنگلی بیل کا انگور نہیں، بلکہ عَشْکول کی بیل سے لیا گیا خوشہ ہے، اور عَشْکول خود کنعان میں تھا۔

خُداوند اپنے عشق کی بیعانہ ہمیں دیتا ہے، آئندہ کی شادمانیوں کی ضمانت، تاکہ مسیح کے ساتھ رفاقت میں، ہم اسی زمین پر ”آسمان کے دن“ پا سکیں۔

لیکن مَیں فہرست کو طول نہ دوں، کیونکہ وقت میرا ساتھ نہیں دیتا۔
مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں نے کافی کچھ کہہ دیا ہے تاکہ بعض کے دل یہ محسوس کریں کہ مسیحی کی زندگی بھری زندگی
اور سُن لو، یہ میری گواہی نہیں فقط، بلکہ اُن کالی فام غلاموں کی گواہی بھی ہے، جو غلامی کے دَور میں بھی، اپنی تکلیفوں،
افلاس، اور مصائب کے باوجود، کہہ سکتے تھے کہ مسیحی کی زندگی آخر کار خوشی بھری زندگی ہے۔

اب، دوسرا نکتہ جس پر انا ہے وہ یہ ہے:
—اگر زمین پر آسمان کے اتنے دن موجود ہیں
||

تو پھر ہم اُنہیں زیادہ کیوں نہیں پاتے؟ .

میرے خیال میں بہت سی وجوہات ہیں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خوش ہونا گناہ ہے۔ تُو مُسکرا اُٹھا، لیکن میں اُن مسیحیوں
کو جانتا ہوں جو یوں محسوس کرتے ہیں گویا رُوحانی ترقی کی علامت یہی ہے کہ آدمی مسرت سے خالی اور دُکھی ہو۔ وہ گمان
کرتے ہیں کہ مسیحی کی شادمانی، اُس کی مخلصی کے منافی ہے۔ لیکن ہم نے مسیح کو ایسا نہ سیکھا۔ ہم جانتے ہیں کہ بہت سی
مصیبتوں کے ذریعے ہم بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں، مگر ہم نے یہ بھی سیکھا ہے کہ جیسے دُکھ بڑھتے ہیں، ویسے ہی دلاسا
بھی یسوع مسیح کے وسیلہ سے بڑھتا ہے۔

تیرے چہرہ پر تیل کی کمی نہ ہو، اور تیرے سر سے خوشبو مفقود نہ ہو؛ اپنی راہ پر چل، اور خوشی و مسرت سے جیتا رہ،
کیونکہ اگر خُداوند نے تجھے قبول کیا ہے، تو کسی بشر کو ایسا حق نہیں جو تجھ سے بڑھ کر خوش ہونے کا ہو۔

محبوب میں مقبول! گناہوں سے پاک! مسیح کی راستبازی سے مُلبس! آسمان کے لیے مامون و محفوظ! تُو خوش کیوں نہ ہو؟ اُن
روتے ہوئے بید کے درختوں کے پاس جا، اپنے ستار کو نیچے اُتار، اور خوشنما نغموں سے اسے بجانا شروع کر۔ اے زندہ خُدا
!کے لوگو، تمہیں خوش ہونا چاہیے۔ راستباز شادمان ہوں، بلکہ خوشی سے للکاریں

بعض مسیحی شاید یہ نہ سمجھتے ہوں کہ خوش ہونا گناہ ہے، لیکن پھر بھی وہ خوش نہیں ہونا چاہتے۔ گویا یہ اُن کا اصول ہے کہ
وہ شاد نہ ہوں۔ تُو اُنہیں کسی طور خوش نہیں کر سکتا۔ وہ خالص انگریزوں کی مانند ہیں — ہمیشہ شکایت کرنے کا حق استعمال
کرتے ہیں۔ اُنہیں جو کچھ بھی دیا جائے، وہ اُس میں نقص نکال ہی لیتے ہیں۔ اگر بہت کچھ ملے، تو کہتے ہیں کہ اور بھی ہو سکتا
تھا؛ اگر کم ملے، تو شکایت کرتے ہیں کہ اُن سے زیادتی ہوئی۔ اوپر کے چشمے کی برکات اُنہیں تب تک خوش نہیں کر سکتیں
جب تک نیچے کے چشمے بھی ویسے ہی جاری نہ ہوں، اور آسمانی رحمیں تب تک اُنہیں بھاتی نہیں جب تک زمینی نعمتوں کا
اُنہیں حصہ نہ ملے۔

اے عزیزو، دُعا کرو کہ خُداوند تمہیں نیا دل اور درست رُوح عطا فرمائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسے لوگ آسمان میں کیا کریں
گے۔ اپنے اقا سے عرض کرو کہ تمہاری اس غیر آسمانی رُوح کو دُور کرے، تاکہ تم خوشی کے اسباب کو پہچان سکو، کیونکہ
وہ بہت ہیں۔ جیسا کہ چرناک نے کہا، "جو مشیت پر غور کرے، وہ کبھی ایسی مشیت سے محروم نہ رہے گا جس پر غور کیا جا
سکے۔" اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو خوش ہونا چاہے، وہ کبھی کسی سبب سے خالی نہ رہے گا اگر وہ اُنہیں تلاش کرے۔

اور بعض ہم میں سے ایسے ہیں جنہیں زمین پر آسمان کے دن کم اس لیے میسر آتے ہیں کہ ہم اُنہیں سہہ نہ سکیں۔ شادمانی بعض
اوقات خطرہ اپنے ساتھ لاتی ہے۔ پھولوں میں زہریلے سانپ بھی ہوتے ہیں۔ جب کسی مسیحی کا پیالہ لبریز ہو، تو اُسے بڑے ہوش
سے اُٹھانا چاہیے۔ رُوحانی خوشی کی فراوانی جسمانی قالب کے لیے بھی زیادہ ہو سکتی ہے، جیسا کہ وہ پرانا اسکاچ عالم فاضل
چَلایا، "تھہر جا، اے خُداوند! بس کر، یاد رکھ کہ میں مٹی کا ظرف ہوں، مجھے مزید خوشی نہ دے کہ میں اس کی شدت سے مر
"نہ جاؤں۔"

ہاں، شاید رُوحانی بیماریاں بھی ہو جائیں، اگر جسمانی نہ بھی ہوں — ہم متکبر ہو جائیں، اپنے آپ پر فخر کرنے لگیں، اور خود
کو کچھ سمجھنے لگیں۔ اگر بادبان زیادہ ہوں، تو توازن کے لیے بھاری بوجھ بھی درکار ہے؛ اور شاید بھٹی ہمارے لیے زمین پر
سب سے بہتر جگہ ہے، جب تک ہم آسمان کو نہ پہنچیں۔ اگر زمین پر ہمیں آسمان جیسے دن بکثرت میسر آ جائیں، تو ممکن ہے
کہ ہم آسمان کی طرف امید سے نظر بھی نہ کریں، بلکہ کہہ اُٹھیں، "یہی جگہ ہمارے لیے کافی ہے۔" لیکن خُداوند ایسا نہیں ہونے
دیتا؛ وہ بیابان کو بیابان ہی رکھتا ہے، تاکہ ہم کنعان کی طرف روانہ ہونے کے لیے آمادہ رہیں۔

وہ نہیں چاہتا کہ ملاح جہاز سے اتنا مطمئن ہو جائے کہ بندرگاہ کی آرزو نہ کرے؛ پس وہ ہمیں سخت ایام اور تند ہوائیں بھیجتا
ہے، تاکہ ہم بے چین ہوں اور اُس آرام گاہ کے مشتاق رہیں جس کی ہمیں تمنا ہے۔

ایک اور بات بھی ہے — اگر ہمیں آسمان جیسے دن اور کوئی دُکھ نہ ملے، تو ہم مسیح کی مانند نہ ٹھہریں گے — ہم اُس ہمشکلی میں کمی رکھتے ہوں گے، کیونکہ وہ "غموں کا مرد" تھا۔ ہمیں اُس کے دُکھوں میں شراکت کرنی ہے، اور اگر ہمارا راستہ ہمیشہ ہموار ہو، اور آسمان ہم پر ہمیشہ روشن ہو، تو ہم شاید اُس کے دُکھوں کو ویسا نہ سمجھ سکیں جیسا اب سمجھتے ہیں۔

شاید ہم آسمان میں نقصان اُٹھائیں، اگر یہاں دُکھ نہ اُٹھائیں، کیونکہ غالباً آسمان میں خوشی کا ایک حصہ یہ بھی ہو گا کہ اُن غموں کو یاد کریں جن سے ہم گزرے، اُن آزمائشوں کو یاد کریں جنہیں ہم نے عبور کیا؛ اور اگر ہمیں نہ غم ملے نہ دشواریاں، تو شاید ہماری نغمہ سرائی اتنی شیریں نہ ہو۔

آرام اُس محنتی کے لیے سب سے میٹھا ہوتا ہے، اور اسی طرح آسمان کا آرام بھی اُن زمینی ایام کی تلخی کے سبب زیادہ شیریں ہو گا جو ہم نے دکھ اور غم میں گزارے۔

— اور اب، آخر میں

III:

ہم کیا کریں کہ زمین پر آسمان جیسے دن بکثرت نصیب ہوں؟

یقیناً ہم زریں گلیوں والا شہر تعمیر نہیں کر سکتے، ہم کرائیوسولائٹ اور موتیوں کو نہیں پا سکتے جن سے "یروشلم زریں" تعمیر ہو، ہمیں وہی مقام قبول کرنا ہو گا جو ہمیں ملا ہے، اور اگرچہ یہ دنیا ایک نہایت خوبصورت زمین ہے، تاہم وہ ہرگز ویسی نہیں جیسی ہم چاہتے ہیں۔ مگر ہم اسے بدل نہیں سکتے۔ یہ اکثر کسی قیدی بستی کی مانند ہے، ایمانداروں کے لیے گویا ایک قید خانہ۔ یہ ہماری آرام گاہ نہیں، اور جب ہم اس پر نظر ڈالتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ روح کے رہنے کی مناسب جگہ نہیں۔ روح کو اپنی نشوونما کے لیے بہتر زمین درکار ہے۔

مگر پھر ہم زمین پر آسمان کو کیسے پا سکتے ہیں؟ میرا خیال ہے کہ ہم تین باتیں کر سکتے ہیں۔ پہلی یہ کہ اگر ہم جگہ کو نہ بدل سکیں، تو کم از کم اُن اشخاص کی مانند بننے کی کوشش کریں جو آسمان پر ہیں۔ وہ صرف اس لیے خوش نہیں کہ وہ آسمان پر ہیں، بلکہ اس لیے بھی کہ وہ آسمانی فطرت کے حامل ہیں۔ وہ خوش ہونے کے سوا ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر وہ مبارک ارواح زمین پر آجائیں، تب بھی وہ اپنی کامل پاکیزگی کی وجہ سے مسرور رہیں گی۔ میں کہتا ہوں کہ اُن کی خوشی کا سبب محض مقام نہیں، بلکہ اُن کی اندرونی کیفیت ہے۔ وہ خدا کی مرضی کے تابع کلی طور پر ڈھلے ہوئے ہیں، وہ خُداوندِ اعلیٰ میں شدید مسرت پاتے ہیں، وہ زمین کی کثافتوں سے آزاد ہو چکے ہیں، اور اُس کٹھالی سے گزر کر خالص سونے کی مانند ہو گئے ہیں۔

آئیے ہم قُوسیت کے لیے دعا کریں تاکہ ہمیں خوشی حاصل ہو، آسمانی خیالات مانگیں تاکہ آسمانی زندگی پائیں۔ جہاں قُوسیت ہو، وہاں خوشی کا اندیشہ نہیں۔ جس قدر ہم آسمان کے لیے موزوں بنتے جائیں گے، اُسی قدر ہمیں زمین پر آسمان کے دن حاصل ہوں گے۔

پھر اگر ہم مقام حاصل نہ کر سکیں، تو اُس شے کو حاصل کریں جو مقام کو آسمان بناتی ہے — یعنی مسیح کو۔ کیونکہ مسیح ہی آسمان کو آسمان بناتا ہے، جیسے سورج دن کو دن بناتا ہے۔ مسیح اُس باغ کا پھول ہے جو باقی سب کو خوشبودار بناتا ہے؛ وہی آسمان کا تاج و جلال، روشن ترین جوہر اور دیہیم ہے؛ اور جس نے اپنا دل مسیح پر لگا لیا، اُس نے آسمان کے بہترین حصے کو پا لیا۔ ایسا شخص وقتاً فوقتاً فرشتوں یا سونے کی بانسریوں کے بغیر بھی گزارہ کر سکتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے دل میں مسیح کو، جو جلال کی اُمید ہے، رکھتا ہے، جب رُوحُ القُدس کے وسیلہ سے خُدا کی محبت اُس کے دل میں اندلی جاتی ہے، اور وہ کہہ سکتا ہے، "میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کا ہوں"، تو وہ آسمان کا بیشتر حصہ پا چکا ہوتا ہے، اور زمین پر آسمان کے دن اُس کے نصیب میں ہوتے ہیں۔

تیسری بات جو ہم آسمان حاصل کرنے کے لیے کر سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ ہم اُن کی مصروفیت اختیار کریں جو آسمان میں ہیں۔ انسان کی خوشی یا غم زیادہ تر اُس کے کام سے متعلق ہوتے ہیں۔ آسمان میں وہ ہمیشہ عبادت اور خدمت میں مشغول ہیں۔ اگر ہم بھی یہی کام کریں، خوشی کے گیتوں میں شامل ہوں، اپنے آسمانی بادشاہ کی ستائش کریں، اور بے تھکے اُس کی خدمت بجا لائیں، تو ہم پھر سے آسمان کے بہترین پہلو کو پائیں گے — یعنی اُس کی مصروفیت۔

وہ مقدس لوگ جن کے دلوں میں مسیح بستا ہے، اور جن کے ہاتھوں میں اُس کا کام ہے، زمین پر آسمان کے بہت سے دن گزارتے ہیں! ہم واٹنفلڈ یا ویسلی کو شاذونادر ہی شک و خوف میں مبتلا پاتے ہیں، اور میرا ایمان ہے کہ اُس کا سبب یہ تھا کہ اُن کی زندگی کی روش بلند تھی، اُن کا مسیح سے تعلق نہایت قریبی تھا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مالک کے لیے انتھک

مشقت میں لگے رہتے تھے، انہیں شکوک و شبہات کی دلدل میں بیٹھنے کا وقت ہی نہ ملتا تھا۔ کاش ہم بھی اُن ہی کی مانند ہو جائیں، تاکہ ہم بھی زمین پر آسمان کے دن حاصل کریں۔

اب افسوس، صد افسوس! جن سے میں ہمکلام ہوں، اُن میں سے اکثر کو زمین پر آسمان کے دن نصیب نہ ہوں گے، بلکہ وہ اپنی بے سکونی کے دنوں کو ماندہ قدموں سے گھسیٹتے پھریں گے، اور پھر آخر میں موت کے دن آ جائیں گے۔ ہائے! کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے زمین پر جہنم کے دن دیکھے، کچھ نے نرس کو مجبور کیا کہ وہ کہے، "میں دوبارہ ایسے مریض کی خدمت برگز نہ کروں گی"، کچھ نے اپنی چیخ و پکار سے اپنے ماں باپ کو بھی بستر مرگ سے پیچھے ہٹا دیا، جب وہ خُداوند قادر مطلق کے قہر کے کوڑے تلے پڑے تھے۔

بوشیار ہو جاؤ! ایسا انجام تمہارا نہ ہو۔ اور اگر تم اُس سے بچنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ آسمان کا دروازہ مسیح ہے۔ وہ دروازہ کھلا ہے۔ فقط اُس کے پاس آؤ، مسیح پر ایمان لاؤ، اور تمہیں زمین پر آسمان کے دن عطا ہوں گے، اور بعد ازاں خود آسمان تمہارا دائمی میراث ہو گا۔ خُدا کرے ایسا ہی ہو، اُس کے نام کے واسطے۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
استثنا 23-1:6

2-1

- یہ وہ احکام، آئین اور قوانین ہیں جن کا حکم خُداوند تیرا خُدا تجھے دینے کو فرماتا ہے، تاکہ تُو اُن کو اُس سرزمین میں بجا لائے جسے لینے کے لیے تُو جا رہا ہے۔ تاکہ تُو خُداوند اپنے خُدا کا خوف رکھے، اور اُس کے سب آئین اور اُس کے احکام کو مانے، جن کا میں تجھ سے حکم دیتا ہوں، تُو، اور تیرا بیٹا، اور تیرے بیٹے کا بیٹا، اپنی زندگی کے سب ایام میں؛ تاکہ تیری عمر دراز ہو۔

خُدا کی فرمانبرداری اُس کے خوف، یعنی دل میں اُس کی پاک بیبت رکھنے سے پیدا ہونی چاہیے، کیونکہ ہر سچی دینداری دل کا معاملہ ہے۔ خُدا صرف ظاہر کے عمل کو نہیں دیکھتا، بلکہ نیت کو۔ اُس روح کو جو عمل کے پیچھے ہے۔ اسی لیے بار بار "فرمایا گیا ہے،" تاکہ تُو خُداوند اپنے خُدا کا خوف رکھے، اور اُس کے سب آئین اور احکام کو مانے۔

ہمیں صرف اپنی اطاعت پر قناعت نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی نیکی کو طلب کریں۔ یہ چاہیں کہ اُن کے بیٹے اور بیٹوں کے بیٹے خُدا کی راہوں میں تمام عمر چلیں۔ خُدا ہمیں اُن لوگوں کی مانند ہونے سے بچائے جو اپنی اولاد کی دینداری کی فکر نہیں کرتے، گویا اُن کا معاملہ کسی اندھی تقدیر کے حوالے ہے۔ ہماری یہ چاہت ہو کہ "ہمارا بیٹا اور "بیٹے کا بیٹا خُداوند کے حضور اپنی زندگی کے تمام ایام میں چلے۔

3

- پس اے اسرائیل! سُن، اور عمل کر، تاکہ تیرا بھلا ہو، اور تُو نہایت بڑھ جائے، جیسے خُداوند تیرے باپوں کا خُدا تجھ سے وعدہ کرتا ہے، اُس ملک میں جو دودھ اور شہد سے لبریز ہے۔

پرانے عہد کے مطابق، ظاہر ہوتا ہے کہ دنیوی خوشحالی خُدا کے احکام پر عمل کرنے کے ساتھ منسلک تھی۔ کہا جاتا ہے کہ جہاں پرانے عہد میں خوشحالی برکت تھی، وہاں نئے عہد میں مصیبت برکت ہے؛ اور اس میں کچھ صداقت ہے، کیونکہ "جسے خُداوند محبت کرتا ہے اُسے تنبیہ بھی دیتا ہے۔" تاہم، یہ بھی سچ ہے کہ انسان کے لیے سب سے بہتر یہی ہے کہ وہ خُدا کے احکام میں چلے۔ اگر ہم پہلے خُدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈیں، تو باقی سب چیزیں بھی ہمیں مل جائیں گی۔ پس یہاں دنیوی برکتوں کا وعدہ ہے معنی نہیں۔

4

- سُن، اے اسرائیل: خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔

یہی عظیم تعلیم ہے جو ہم پرانے اور نئے عہدنامے دونوں سے سیکھتے ہیں: ایک ہی خُداوند ہے۔ یہ سچائی اسرائیلیوں کے دلوں میں اُن کی لمبی تنبیہات سے گہری پیوست ہو چکی ہے؛ اور اگرچہ وہ دیگر بہت سی غلطیاں کرتے ہیں، مگر اس میں نہیں۔ "خُداوند تیرا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔" ہمیں ہر قسم کی بت پرستی سے محفوظ رکھا جائے۔ ایسی پرستش سے جو کسی اور کو خُدا کی جگہ دے۔ ہم تثلیث کی مقدس وحدت کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

- تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل، اور اپنی ساری جان، اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔

خُدا تھوڑی سی محبت کے لائق نہیں، اور نہ وہ تھوڑی محبت کو قبول کرے گا۔ جس طرح وہ ہمیں اپنے سارے دل اور طاقت سے برکت دیتا ہے، ویسے ہی ہمیں اُس سے محبت رکھنی چاہیے۔

7-6

- اور یہ باتیں جو میں آج تُوہے حکم دیتا ہوں، تیرے دل پر بونی چاہییں: اور تُو اُن کو اپنے بیٹوں کو تاکید سے سکھانا، اور اُن کے بارے میں بات کرنا، جب تُو اپنے گھر میں بیٹھے، اور جب راہ میں چلے، اور جب تُو لیٹے، اور جب تُو اُٹھے۔

خُدا کا کلام کسی خاص جگہ، جیسے کلیسیا یا عبادت گاہ، تک محدود نہیں، بلکہ ہر جگہ، ہر وقت، ہر حالت میں موجود ہونا چاہیے۔ کاش ہم خُدا کے کلام کی بات چیت گھروں، راستوں، اور ہر حالت میں کریں۔

8

- اور تُو اُن کو اپنی دسترس پر نشان کے طور پر باندھ لے، اور وہ تیرے بینائی کے سامنے پھوٹوں کی مانند ہوں۔

تاکہ وہ تیرے سب اعمال میں تیرے ساتھ ہوں—تیرے سب خیالات میں تیرے ساتھ—صاف ظاہر ہوں، محض دکھاوے سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے، تاکہ سب پر عیاں ہو۔

12-9

- اور تُو اُن کو اپنے گھر کے دروازوں پر اور اپنے پھاٹکوں پر لکھ اور جب خُداوند تیرا خُدا تُوہے اُس ملک میں لے آئے گا جس کی اُس نے تیرے باپوں، یعنی ابراہام، اِصْحاق، اور یعقوب سے قسم کھائی، کہ وہ تُوہے کو بڑے اور اچھے شہر دے گا جنہیں تُو نے نہیں بنایا؛ اور بھری ہوئی گھر دے گا جنہیں تُو نے نہیں بھرا؛ اور گنویں دے گا جنہیں تُو نے نہیں کھودا؛ اور تَاکِستَان اور زیتون دے گا جنہیں تُو نے نہیں لگایا؛ جب تُو کھا کر سیر ہو جائے گا؛ تو خبردار رہ، کہ تُو خُداوند کو نہ بھول جائے، جس نے تُوہے کو مصر کی سرزمین، غلامی کے گھر سے نکالا۔

خوشحالی کا خاص گناہ غرور ہے، اور غرور خُدا کو بھول جانے کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہم اپنے فائدے کو اپنی محنت کا پھل سمجھنے لگتے ہیں، اور خُدا کو فراموش کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے ایک شخص کے بارے میں، کہ وہ "خود ساختہ انسان" تھا، اور "وہ اپنے خالق کی پرستش کرتا تھا۔" بہت سے ایسے ہی ہیں جو خود کو تخلیق یافتہ نہیں بلکہ خود تخلیق یافتہ سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم یاد رکھیں کہ قوت، دولت، مرتبہ—سب خُدا کی طرف سے ہے؛ سو اُسی کو ساری عزت ہو، اور اُسے کبھی نہ بھلایا جائے۔

15-13

- تُو خُداوند اپنے خُدا کا خوف رکھ، اور اُسی کی عبادت کر، اور اُسی کے نام کی قسم کھا۔ تُو دوسرے معبودوں کے پیچھے نہ چل، اُن قوموں کے دیوتاؤں کے پیچھے جو تیرے اردگرد ہیں؛ کیونکہ خُداوند تیرا خُدا، جو تیرے درمیان ہے، غیرت رکھنے والا خُدا ہے۔

وہ دل کو مکمل اپنے لیے چاہتا ہے۔ دو معبود اُس برداشت نہیں کرتا۔ جھوٹے معبود چاہے کتنے ہوں، سچا خُدا ایک ہی ہے، اور وہ غیرت رکھنے والا ہے۔

19-15

- ایسا نہ ہو کہ خُداوند تیرا خُدا تجھ پر غضبناک ہو، اور تجھے زمین کے چہرہ سے ہلاک کرے۔ تُو خُداوند اپنے خُدا کو آزمانا نہ، جیسے تُو نے مسہ میں آزمایا۔ تُو خُداوند اپنے خُدا کے احکام، اُس کی شہادتوں، اور اُس کے آئین کو جو اُس نے تجھ کو حکم دیے، نہایت اہتمام سے ماننا؛ اور تُو وہی کرنا جو خُداوند کی نظر میں درست اور بھلا ہے؛ تاکہ تیرا بھلا ہو، اور تُو اُس اچھے ملک میں داخل ہو کر اُسے لے لے، جس کی خُداوند نے تیرے باپوں سے قسم کھائی؛ تاکہ وہ تیرے سب دشمنوں کو تیرے آگے سے نکال دے، جیسا کہ خُداوند نے فرمایا۔

اب، اس اعمال کے عہد کو اُنہوں نے توڑ دیا، جیسے ہم بھی اپنے عہد کو بہت پہلے توڑ چکے ہیں۔ مبارک ہے وہ خُدا جو ہمیں ایک اور عہد، یعنی فضل کے عہد، میں لے آیا ہے جو نہ کبھی ٹوٹتا ہے نہ ختم ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم خُدا کے فرزند بن جائیں، تو ہم اُس کے گھر کی تربیت میں آ جاتے ہیں، اور یہ آیات اُس تربیت کو ظاہر کرتی ہیں کہ جب ہم اُس کی راہوں میں چلیں تو وہ ہمیں برکت دیتا ہے، اور جب ہم اُس کے خلاف چلیں، تو وہ بھی ہمارے خلاف چلتا ہے۔

وہ اپنے گھر میں تادیب کا عصا رکھتا ہے، اور محبت سے اُسے اپنے محبوبوں پر استعمال کرتا ہے۔ "تم ہی کو میں نے سب قوموں میں سے چنا؛ اس لیے میں تمہاری بدکاری کی سزا دوں گا۔" وہ اپنے فرزندوں کو ہلاک نہیں کرے گا، نہ اُن کے ساتھ قاضی کی طرح سلوک کرے گا، کیونکہ وہ شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہیں۔ مگر وہ انہیں تادیب کرے گا، جیسے باپ اپنے بیٹے کو پیار سے ڈانٹتا ہے۔ اے کاش ہمیں یہ فضل حاصل ہو کہ ہم اُس کے حضور پاک اور فرزندانہ خوف سے چلیں، تاکہ ہم ہمیشہ اُس کے چہرہ کے نور میں چل سکیں۔

23-20

- اور جب آئندہ تیرا بیٹا تجھ سے پوچھے، کہ یہ شہادتیں، آئین، اور احکام کیا ہیں، جن کا خُداوند ہمارے خُدا نے تمہیں حکم دیا ہے؟ تب تُو اپنے بیٹے سے کہنا، کہ ہم مصر میں فرعون کے غلام تھے، اور خُداوند نے ہم کو زور اور ہاتھ سے مصر سے نکالا: اور خُداوند نے ہمارے سامنے مصر، فرعون، اور اُس کے پورے گھرانے پر بڑے بڑے اور سخت نشان و عجائب دکھائے: اور اُس نے ہم کو وہاں سے نکالا، تاکہ ہم کو اُس ملک میں لے آئے جس کا اُس نے ہمارے باپوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں دے گا۔

اور کیا ہم اپنے بچوں کو یہ نہیں سنا سکتے کہ خُدا نے ہمارے لیے کیا کیا ہے کہ اُس نے ہمیں روحانی اسیری سے کیسے رہائی دی، اور اپنی قادر محبت میں ہمیں اپنی کلیسیا میں داخل کیا، اور ضرور ہمیں آسمانی جلال میں لے جائے گا؟ خُدا ہمیں توفیق دے کہ ہم ان باتوں کو شرمندگی سے نہیں بلکہ پورے یقین کے ساتھ اپنے بچوں سے بیان کریں کہ اُس نے ہمارے لیے کیا کچھ کیا ہے۔